تیرھواں باب

شہریوں کے حقوق کا تحفظ اور اداروں کا کردار

PROTECTION OF CITIZEN'S RIGHTS AND THE ROLE OF INSTITUTIONS

اس باب کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- پاکستان کے شہریوں کی جانب سے داخل کردہ شکایات حل کرنے کے بارے میں محتسب کا کردار بیان کر سکیں۔
- محتسب کے اختیارات اور وظائف کے بارے میں تبادلہ خیالات کر سکیں اور باضابطہ مباحثہ کر سکیں۔
- خواتین سے پیش آنے والے معاملات بشمول گھریلو تشدد کے معاملات کو حل کرنے میں پاکستان میں خاتون محتسب کے کردار کو بیان کر سکیں۔
- پاکستان میں تحفظِ حقوق کے بارے میں شعبۂ انسانی حقوق کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- پاکستان میں وزارتِ انسانی حقوق کے فرائض بیان کر سکیں۔

تعارف

اس باب میں ہم پاکستان میں محتسب اور وزارتِ انسانی حقوق کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

محتسب کا کردار

محتسب کے ادارہ کو عام طور پر ''غریب کی عدالت'' سمجھا جاتا ہے۔ یہ پاکستان کے لوگوں کی تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے اہم خدمت انجام دیتا چلا آرہا ہے۔ محتسب ایک سرکاری عہدیدار ہوتا ہے، جسے حکومت یا پارلیمنٹ کی جانب سے خود مختاری کے عہدے پر فائز کیا جاتا ہے۔ اسے بدانتظامی کی شکایات پر توجہ دینے یا حقوق کی خلاف ورزی کی تفتیش کے ذریعے مفادِ عامّہ کی نمائندگی کرنے کی ذمّے داری سونپی جاتی ہے۔ انتظامی احتساب پر عملدرآمد کرانے سے ان کے کردار سے یقین دہانی ہوتی ہے، کہ عوامی خدمات کی سرگرمیوں، خصوصاً فیصلہ سازی کے لیے اختیارات کا استعمال نہ صرف مناسب ہو بلکہ مستقل منصفانہ ہو۔

محتسب کا مقصد، کسی شخص سے ہونے والی کسی ناانصافی کی تفتیش اور درستگی کے عمل کے ذریعے، انتظامی احتساب پر عملدرآمد کرانے کے نظام کو ادارے کا روپ دینا ہوتا ہے۔ محتسب کو ان لوگوں کو ہرجانہ یا معاوضہ دینے کا اختیار ہوتا ہے، جن کو بدانتظامی کے نتیجے میں نقصان یا خسارہ ہوتا ہے۔ اس ادارے کا مقصد، شہری اور منتظم کے درمیان حائل دوری کو ختم کرنا ہوتا ہے، تاکہ انتظامی طریقہ کار اور عملدرآمد کی کارروائی کو بہتر بنایا جائے۔ محتسب کا ادارہ، صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔

محتسب کو اختیار دیا گیا ہے، کہ وہ عام متاثرہ شخص کی شکایات وصول کرے، سمجھے اور ان کی تفتیش کرے۔ مقاصد کے حصول کی خاطر محتسب کا ادارہ، عوام کے لیے بہت زیادہ قابل رسائی ادارہ بنایا جا چکا ہے۔

شکایات درج کرانے کے طریقے

محتسب کے دفتر میں متعدد طریقوں سے شکایت کا اندراج ہو سکتا ہے:

شکایت کو ڈاک اور فیکس کے ذریعے یا شخصی طور پر درج کرایا جاسکتا ہے۔ اسے اِی- میل یا محتسب کی ویب سائیٹ پر فراہم کردہ براہ راست لنکِ کو استعمال کرتے ہوئے، آن لائین بھی رجسٹر کرایا جاسکتا ہے۔ شکایت وصول ہونے پر شکایت پر رجسٹرار کارروائی شروع کرتا ہے اور اسی دن پر ہر ایک مقدمہ پر منفرد نمبر لگایا جاتا ہے۔

محتسب کے اختیارات اور فرائض

قانون، محتسب کو اختیار دیتا ہے، کہ وہ کسی بھی محکمہ، کمیشن یا حکومت کے ادارے، یا نیم- خود مختیار کارپوریشن یا حکومت کی جانب سے تشکیل کردہ یا ضابطے میں چلنے والے کسی دوسرے ادارے کے خلاف درج ہونے والی شکایات پر کارروائی شروع کرے۔ اس میں ہائی کورٹ اور وہ عدالتیں شامل نہیں ہیں، جو ہائی کورٹ یا صوبائی اسمبلی اور ان کے سیکریٹریٹ کی نگرانی میں کام کرتی ہیں۔

محتسب کسی بھی متاثرہ شخص کی شکایت پر، حکومت یا صوبائی اسمبلی کی جانب سے کسی دائر کردہ ریفرنس پر یا سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کی تحریک پر یا اس کی اپنی ذاتی تحریک (suo moto) پر کسی ادارے کی جانب سے یا اس کے افسران یا ملازمین کی جانب سے 'بدانتظامی' کے الزام پر تفتیش کی ذمہ داری سنبھال سکتا ہے۔ بہر حال، محتسب کو ان معاملات کی تحقیقات کرنے یا تفتیش کرنے کا اختیار نہیں ہے، جو کہ:

(الف) کسی بااختیار عدالت کے سامنے عدالتی کارروائی کا حصہ ہوں۔

(ب) پاکستان کے بیرونی معاملات سے متعلق ہوں یا پاکستان کے دفاع یا پاکستان کی بری افواج، بحری افواج اور ہوائی افواج سے متعلق ہوں یا وہ معاملات افواج سے منسلک قوانین کے دائرہ اختیار میں آتے ہوں۔

محتسب کسی سرکاری ملازم یا ادارے کی جانب سے یا ان کی جانب سے کسی دوسرے شخص کی داخل کردہ ذاتی یا ملازمت سے متعلق شکایت پر تحقیقات کی بھی کارروائی شروع نہیں کر سکتا، جس کا کوئی معاملہ ایسی ایجنسی سے منسلک ہو، جس میں وہ سرکاری ملازم ملازمت کر چکا ہو یا ملازمت کرتا ہو، کہ وہ شکایت ذاتی شکایت ہو یا اس ادارے میں اس کی ملازمت سے متعلق ہو۔

- محتسب کے وہی اختیارات ہیں، جو کسی دیوانی عدالت کو سول پروسیجر کوڈ کے تحت کسی شخص کو پیشی پر طلب کرنے اور اس کی حاضری کو یقینی بنانے کے لیے حاصل ہیں۔
- محتسب دستاویزات کو پیش کرنے پر مجبور کرنے، دستاویزات پر گواہی لینے اور گواہوں سے تفتیش کے لیے ہدایت جاری کر سکتا ہے۔
- محتسب کو کسی چاردیواری میں داخل ہونے، تلاشی لینے اور کسی شے، مالیاتی اور دیگر دستاویزات کا جائزہ لینے کے اختیارات حاصل ہیں۔
- محتسب کے پاس، چند تبدیلیوں کے ساتھ، ہائی کورٹ کی طرح وہ یکساں اختیار ہوتے ہیں، جیسا کہ اس کی طرف سے دیے گئے کسی فیصلہ یا حکم کی توہین پر کسی شخص کو سزا دینے کا اختیار حاصل ہے۔

پاکستان میں خاتون محتسب

ملازمت اور کام کاج کے مقامات پر خواتین کو ہراساں کرنے اور خوفزدہ کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ 2010ء کے تحت یہ ادارہ وجود میں آیا، جسے پاکستان کی پارلیمانٹ نے منظور کیا تھا۔ اس قانون کو ملازمت اور کام کاج کے مقامات پر خواتین کو ہراساں اور خوف زدہ کرنے کی شکایت پر فوری طور پر مؤثر ازالے کے غرض سے نافذ کیا گیا ہے۔ اس قانون کا مقصد کسی بھی مرد یا خاتون کو دھمکی یا ہراساں کی سرگرمیوں کے خلاف مدد فراہم کرنا ہے، جو مستقل یا کانٹریکٹ کے تحت عارضی ملازم ہو، یا اُسے روزانہ، ہفتہ وار، ماہانہ یا فی گھنٹے کی بنیاد پر ملازمت دی گئی ہو اور اس میں عارضی یا کارآموز ملازمین بھی شامل ہیں۔ اس ایکٹ کا مقصد خواتین کے لیے محفوظ کام کا ماحول پیدا کرنا ہے، جو خوف، گالم گلوچ اور ہراسگی سے آزاد ہو، تاکہ وہ عظمت سے کام کرنے کے حق کو استعمال کریں۔

متاثرہ شخص مفت میں آن لائین یا ڈاک کے ذریعے خاتون محتسب اسلام آباد یا صوبوں میں اُن کے مقرر کردہ نگراں افسر کے پاس شکایت داخل کراسکتا ہے۔

انسانی حقوق کی وفاقی وزارت کے فرائض

وزارتِ انسانی حقوق کی لاتعداد فرائض ہیں۔ چند سب سے زیادہ اہم فرائض درج ذیل ہیں:

- ملک میں انسانی حقوق اور مزدوروں کے حقوق کی صورتحال کے تحفظ سمیت قوانین، پالیسیوں اور جاری اقدامات پر عملدرآمد کا جائزہ لینا۔

- انسانی حقوق کے ضمن میں وزارتوں، ڈویژنوں اور صوبائی حکومتوں کی سرگرمیوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا اور انسانی حقوق سے متعلق سرگرمیوں میں سہولیات فراہم کرنا۔
- وزارتوں، ڈویژنوں اور صوبائی حکومتوں اور دیگر اداروں سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شکایات اور الزامات پر معلومات، دستاویزات اور رپورٹیں وصول کرنا۔
- انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے واقعات بشمول معذور اشخاص کے حقوق اور بچوں کے حقوق کے ضمن میں تحقیقات اور تفتیش کا حوالہ دینا اور سفارشات پیش کرنا۔
- انسانی حقوق سے منسلک پاکستان کے لیے اور اس کے خلاف معاملات، نمائندگی کی شکایات اور معاملات کی انجام دہی یا اُن کا دفاع کرنا۔

شعبۂ انسانی حقوق (HRC)، سپریم کورٹ

شعبۂ انسانی حقوق، سپریم کورٹ میں قائم کیا گیا ہے۔ وہ پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف عوام کی جانب سے براہ راست ارسال کردہ درخواستوں پر کارروائیاں کرتا ہے۔ اس شعبے کے قائم ہونے کا اہم مقصد، عوام کو وسیع پیمانے پر جلد از جلد اور بلاقیمت مصیبت سے نجات فراہم کرنا ہے۔ شعبۂ انسانی حقوق کے بہت سے وظائف ہیں۔ وہ ای۔میل یا ڈاک کے ذریعے عوام کی جانب سے ارسال کردہ درخواستیں وصول کرتا ہے۔ شعبۂ انسانی حقوق (HRC)، متعلقہ فریقین کی جانب خطوط ارسال کرتا ہے اور شکایات کے متن / پیراگراف کے بارے میں رپورٹ طلب کرتا ہے۔ علاوہ ازیں، یہ انتظامی اعتبار سے عوام کو فوری انصاف بھی فراہم کرتا ہے۔ بیرونی ممالک میں رہائش پذیر شہریوں کے لیے شعبۂ شکایات بھی قائم کیا گیا ہے، جو پاکستان سے بیرون ملک رہنے والے پاکستانیوں کی شکایات پر مبنی درخواستوں پر کارروائی کرتا ہے۔

انسانی حقوق کا محکمہ، حکومتِ سندھ

ماضی قریب میں حکومتِ سندھ نے بھی انسانی حقوق کا محکمہ قائم کیا ہے۔ اس محکمے کا اہم مقصد صوبے میں رہنے والے تمام لوگوں کے انسانی حقوق کو یقینی بنانا ہے۔ محکمہ نے انسانی حقوق کا ایک شکایتی شعبۂ بھی تشکیل دیا ہے، تاکہ سندھ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں متعدد شکایات کو فوری نمٹایا جائے۔

خلاصہ

اس باب میں ہم نے محتسب کے اختیارات اور فرائض اور پاکستان میں وزارتِ انسانی حقوق کے بارے میں تفصیل سے مطالعہ کیا۔

مشق

اپنی معلومات اور تفہیم کا جائزہ لیجیے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

- عوامی شکایات کی دادرسی میں محتسب کے کردار پر روشنی ڈالیے۔
- درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیے:

(الف) پاکستان میں خاتون محتسب کا کیا کردار ہے؟

(ب) سپریم کورٹ کی جانب سے قائم کردہ شعبۂ انسانی حقوق (HRC) کا کیا کردار ہے؟

(ج) پاکستان میں وزارتِ انسانی حقوق کے فرائض کون سے ہیں؟

- اپنے علاقے میں ہراساں کرنے کے مختلف طریقوں کو پہچانیے اور ان میں سے دو کوئی طریقوں پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

خالی جگہیں پُر کیجیے۔

- محتسب کے ادارے عام طور پر ________ کی طرح سمجھا جاتا ہے۔
- محتسب کے پاس، چند تبدیلیوں کے ساتھ، ________ کورٹ کی طرح وہ یکساں اختیار ہوتے ہیں، جیسا کہ اس کی طرف سے دیے گئے کسی فیصلے یا حکم کی توہین پر کسی شخص کو سزا دینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔
- پاکستان کی پارلیمنٹ نے ملازمت اور کام کاج کے مقامات پر خواتین کو ہراساں کرنے اور خوفزدہ کرنے کے خلاف تحفظ ایکٹ کو ________ میں منظور کیا تھا۔

فرضی عدالت قائم کیجیے:

- پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے تازہ ترین مقدمات کی تفتیش اور تحقیق کیجیے۔

دوسروں سے تعاون کیجیے:

گروہوں میں، محتسب کے اختیارات اور فرائض پر تنقید اور بحث کیجیے اور اسے کلاس کی سامنے پیش کیجیے۔

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اوّلین مقصد ایسی درسی کتابوں کی تیاری و فراہمی ہے جو نسلِ نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کے نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرینِ مضامین، مدرسین کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز و آراء ان کتب کی معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے مدد و معاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

نظریہ کا مفہوم، ماخذ اور اہمیت

(الف) نظریے کا معنی و مفہوم:

لفظ آئیڈیالوجی (Ideology) اصلاً فرانسیسی لفظ ہے۔ یہ دو اجزا یعنی "آئیڈیا" اور "لوجی" سے مل کر بنا ہے۔ کوئی بھی نظریہ یا آئیڈیالوجی زندگی یا ثقافت کے بارے میں تصورات کی منظم اور باقاعدہ شکل کا نام ہے۔ کوئی بھی نظریہ اعلیٰ اور مؤثر ذہنوں کا حاصل اور اختراع بھی ہو سکتا ہے یا یہ الہامی رہنمائی کے نتیجے میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

نظریہ کا لفظ عام طور سے زیادہ وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے کیونکہ تمام انسانوں کے سوچنے کے انداز منفرد ہوتے ہیں۔ اس سے انسانی زندگی کا ایک ایسا نظام وجود میں آتا ہے جس کے لازمی اجزا میں اعتقادات، نظریات اور حیاتِ انسانی کے مقاصد شامل ہیں۔ یہ کسی بھی معاشرے کی ایسی تسلیم شدہ شکل ہے کہ جس میں اس کے افراد کے اعتقادات، رسوم رواج اور مذہبی رسوم مشترکہ ہوں۔

دوسرے معاشروں کے مقابلے میں اسلامی معاشرہ اس طرح بالکل منفرد اور یکتا ہے کیوں کہ اس کا ماخذ، اصول اور نظریات قرآنِ مجید اور سنّت سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اسلام ایک آفاقی دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات رنگ اور نسل کے تمام امتیازات کو مٹا دیتی ہیں اور اس کے ماننے والوں کو ابدی و دائمی بھائی چارے کے بندھن میں باندھ دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس معاشرے کے افراد کے خیالات، افعال و اعمال اور رسوم و رواج اسلام کے اصولوں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ تمام افراد اس بات کے پابند ہیں کہ وہ اپنی زندگیاں اسلامی ضابطۂ حیات کے مطابق بسر کریں۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد ہمارے پیارے نبی حضرت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ (حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ (ﷺ) پر اور آپ کے آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رحمت اور سلامتی ہو۔) نے رکھی تھی۔ اسلامی معاشرہ احکامِ الٰہی سے مزیّن ہے کہ جس میں احترامِ انسانیت، برداشت، عدل و انصاف، اخوّت اور بقائے باہمی کو اوّلیت حاصل ہے۔